۳۰ رمضان المبارک ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 177)

جادو سے حفاظت کا نسخہ

- امیرِ اہلِ سنّت کا پسندیدہ تحفہ ! 02
- نمازِ فجر میں کتنی تاخیر مستحب ہے؟ 04
- عمامہ شریف کو پگڑی کہنا کیسا؟ 07
- رمضان کی طاق رات کا خاص وظیفہ ! 08

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جادو سے حفاظت کا نسخہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جادو ٹونے کی حیثیت!

سُوال: لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے "فلاں نے مجھ پر جادو یا تعویذ کر دیا" یہ ارشاد فرمائیے کہ جادو کی حیثیت کیا ہے؟ نیز اگر کوئی اس آفت میں مبتلا ہے تو اس سے کیسے نجات حاصل کرے؟ (سائل: صدیق اللہ، KPK بیر بالا)

جواب: جادو کی حقیقت ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی جادو کیا گیا، پھر سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس نازل ہوئی، ایک ایک آیت پڑھتے گئے تو جو گانٹھیں دھاگے میں باندھ کر اسے کنویں میں ڈالا گیا تھا وہ ایک ایک کر کے کھلتی گئیں اور اس جادو کا اثر ختم ہوا۔[3] بہر حال جادو کا انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن ہر تکلیف اور پریشانی کو جادو ٹونے کا نام دینا اور کسی پر تہمت لگانا درست نہیں۔ بعض لوگ اتنے وہمی ہوتے ہیں کہ ان پر کوئی پریشانی آ جائے تو سمجھتے ہیں کسی نے جادو کروا دیا پھر جعلی باباؤں کے دامِ فریب میں پھنستے ہیں اور کسی باباجی نے کہہ دیا کہ تمہارا قریبی رشتہ دار جادو کروا رہا ہے اور اس

1. ......یہ رِسالہ ۲۰ رَمَضانُ المبارَک (بعد نمازِ عصر) ۱۴۴۱ھ مطابق 14 مئی 2020ء کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)
2. ......معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔
3. ......تفسیر خازن، پ ۳۰، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۶۰۔

کے نام کا پہلا حرف یہ ہے تو اپنے گمان پر بھروسا کرتے ہوئے اُس نام والے رشتہ دار سے قطعِ تعلق کر لیتے اور اس سے بد گمان ہو جاتے ہیں کہ اس نے ہی جادو کروایا ہے۔ یاد رکھیے! کسی مسلمان پر الزام یا تہمت لگانا گناہ ہے،[1] لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ آپ جس کو جادو سمجھ رہے ہیں وہ جادو ہی ہو، ممکن ہے بیماری ہو اور علاج کروانے سے ختم ہو جائے۔

جادو سے حفاظت کا نسخہ!

حدیثِ پاک میں حصار کا بہترین طریقہ بیان فرمایا، وہ یہ کہ سوتے وقت دونوں ہتھیلیاں پھیلا کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سر سے لے کر جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر لیجئے، پھر دائیں بائیں ہاتھ پر اور پیٹھ پر جہاں تک ہاتھ پہنچ جائے پھیر لیجئے، پھر دوسری اور تیسری بار بھی پڑھ کر اسی طرح کیجئے، یاد رکھیے! شروع میں تعوّذ و تسمیہ دونوں پڑھنی ہیں اور ہر سورت کے بعد صرف تسمیہ، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے جادو کے اثرات، جنات کی شرارت، دشمن کے حملوں، حادثات اور دیگر آفتوں بلاؤں سے حفاظت ہو گی۔ نیز کسی کو نیند نہ آئے، یا رات کو ڈر کر جاگ جاتا ہو، ایسا لگتا ہو کہ کوئی گلا دبا رہا ہے یا بدن پر کوئی بوجھ پڑ گیا ہے ان کے لئے بھی یہ عمل بہت مفید ثابت ہو گا، اگر ایک بار پڑھنے سے فائدہ نہ ہو تو گھبرائیں نہیں روزانہ پابندی سے یہ عمل کرتے رہیں، حملہ پہلے سے ہلکا ہوتا جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا۔ حصار کا یہ طریقہ سُنَّت بھی ہے۔[2] نیز شجرۂ قادریہ رضویہ اور مدنی پنج سورہ میں جادو سے حفاظت کے دیگر اوراد اور حصار کا بیان کردہ طریقہ موجود ہے جو مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیا جا سکتا۔ اگر کسی پر جادو کا اثر ہو تو دعوتِ اسلامی کے ”شعبہ اورادِ عطاریہ“ کے تحت لگنے والے بستے سے جادو کا توڑ آیتوں یا اوراد وغیرہ کی صورت میں حاصل کریں۔

امیرِ اہلِ سُنَّت کا پسندیدہ تحفہ!

سُوال: آپ کی سالگرہ کے موقع پر ہم آپ کو کیا تحفہ دیں؟ (سائلہ: اسماء عطاریہ)

جواب: میرے لیے بے حساب بخشش کی دعا کریں اور خوب مدنی کام کریں، نماز روزے کی پابندی، ذکر و اذکار، اسلامی

---

1 ...... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۸۶، حدیث: ۸۷۴۵۔

2 ...... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ۳/۴۰۷، حدیث: ۵۰۱۷۔

کتابوں کا مطالعہ، قرآنِ کریم کی تلاوت اور ماں باپ کی فرماں برداری کریں۔

کیا جھوٹے شخص کی سچی بات کا اعتبار نہ کرنا بدگمانی ہے؟

سُوال: کوئی شخص اکثر جھوٹ بولتا ہو تو اس کی سچی بات بھی جھوٹ لگتی ہے، کیا اس کو بدگمانی کہا جائے گا؟

جواب: کثرت سے جھوٹ بولنے والا شخص کبھی سچی بات بھی کر دیتا ہے، لیکن یہ فطری چیز ہے کہ ایسے شخص کی سچی بات پر بھی یقین نہیں آتا۔ بہر حال اس کو بدگمانی نہیں کہا جائے گا۔[1]

مطالعہ وغیرہ کے لئے وقت کیسے نکالیں؟

سُوال: مطالعہ ودیگر نیک کاموں کے لئے وقت کیسے نکالا جائے؟ (سائل: وجاہت محمود عطاری، آسٹریلیا)

جواب: سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کتنی نیند آپ کی طبیعت کے موافق ہے اور آپ کے ذہن کو تازہ دم رکھتی ہے، پھر اس کے مطابق اپنے اوقات کو ترتیب دیں، کیونکہ نیند کی کمی ہر کسی کو موافق نہیں آتی اور بیماری کا سبب بن جاتی ہے۔ نیز کوئی بھی اہم کام اُس وقت کرنا چاہیے جب ذہن تر و تازہ ہو، اس کے لئے صبح کا وقت بہت مفید ہے، چونکہ دینی کتب کا مطالعہ اہم کام ہے لہٰذا اس کے لئے بھی صبح کے وقت کا انتخاب کیا جائے! رہی بات دیگر عبادات کی تو ان کے اوقات مقرر ہیں مثلاً پانچ نمازوں کے اوقات، اسی طرح تہجد کے لئے رات کا وقت مقرر ہے، جبکہ عشا کے بعد ایک نیند کر لی ہو۔[2] اگر نوافل پڑھنا چاہتے ہیں تو اپنے لئے وقت مقرر کر لیں کہ میں اتنے بجے اٹھوں گا! یا ایسے وقت اٹھیں کہ تہجد کی نماز مل جائے اور اسی وضو سے فجر کی نماز بھی باجماعت ادا کر لیجئے، یہ نہ ہو کہ تہجد پڑھ کر گھر میں ہی فجر کی نماز ادا کریں۔ یاد رہے! عاقل، بالغ، آزاد اور قادر (استطاعت رکھنے والے) پر جماعت واجب ہے جبکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو۔[3] ہاں! اگر کوئی عذر ہے مثلاً ایسے ممالک یا جگہوں میں رہتے ہوں جہاں مسجدیں نہ ہوں تو اس صورت میں تہجد پڑھ کر گھر میں ہی فجر کی نماز ادا کر لیجئے۔

---

1 ...... تفسیر قرطبی، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۲۳۸ ماخوذاً۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۶۶ ماخوذاً۔

3 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/ ۳۴۰-۳۴۱۔

نمازِ فجر میں کتنی تاخیر مستحب ہے؟

سُوال: فجر کتنی تاخیر سے پڑھ سکتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بہار شریعت جلد 1 صفحہ 451 پر ہے: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) میں شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیات تک ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو (یعنی یہ پتا چلے کہ نماز نہیں ہوئی) تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیات تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔[(1)]

بُری باتوں کی عادت سے کیسے جان چھڑائیں؟

سُوال: بری باتیں کرنے کی عادت بن جائے تو اس سے کس طرح جان چھڑائی جائے؟

جواب: اگر گناہوں بھری گفتگو کی عادت ہے تو اس سے توبہ کی جائے۔ اگر حقوق العباد بھی تلف ہوئے ہیں تو اس کی تلافی بھی کی جائے۔ نیز ان سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کفارہ رکھ لیا جائے، مثلاً اگر کسی کی غیبت کی تو اتنی رقم راہِ خدا میں نذر کروں گا۔ بعض بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ سفر پر گئے تو کچھ رقم رکھ لی کہ اگر میں نے کسی کی غیبت کی تو یہ رقم راہِ خدا میں دے دوں گا، لیکن واپس آئے تو وہ رقم ان کے پاس موجود تھی یعنی انہوں نے غیبت نہیں کی تھی۔[(2)] یہ اللہ والوں کا حال تھا، ہماری حالت تو بہت ناگفتہ بہ ہے، نہ جانے دن میں کتنی غیبت کرتے ہیں! بلکہ اکثر لوگوں کو تو پتا بھی نہیں ہوتا کہ غیبت ہے کیا؟

غیبت کیا ہے؟

سُوال: بعض اوقات غیبت کرنے والے کو سمجھایا جائے تو کہتا ہے "یہ بھی کوئی غیبت ہے؟ یہ تو میں اس کے سامنے بھی کہہ سکتا ہوں" اس طرح کہنا کیسا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اس طرح کہنا تو بے باکی ہے جو غیبت سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اس میں ہاتھوں ہاتھ سامنے والے کی دل

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۱، حصہ:۳۔ 2 ...... مکاشفۃ القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۷۱۔

آزاری ہوگی۔ ظاہر ہے اپنا عیب کون برداشت کرے گا؟ اگر کسی کے سامنے اس کی بُرائی کریں مثلاً یہ کہیں کہ تیری گاڑی بہت شور کرتی ہے تو لازماً اس کو برا لگے گا! اور یہی بات اگر غیر موجودگی میں کہیں تو غیبت ہے۔ یاد رکھیے! غیبت یہ ہے کہ کسی کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کیا جائے کہ اس تک یہ بات پہنچے تو وہ ناپسند کرے،[1] مثلاً کسی کے گھر کی برائی بیان کرتے ہوئے کہنا کہ میں فلاں کے گھر گیا تھا ان کو تو صفائی کی توفیق نہیں ہے، پردے بھی میلے تھے، واش روم گندا تھا، یہ ساری باتیں غیبت ہیں، کیونکہ گھر والوں کو پتا چلے گا تو لازمی انہیں برا لگے گا۔ ہاں! اگر اس گھر میں آپ کا رعب و دبدبہ ہے آپ اسے نرمی سے سمجھا سکتے ہیں تو لازمی سمجھائیں، لیکن سخت لہجہ یا طنزیہ انداز اختیار نہ کریں۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے شہزادے اور ولی ابن ولی، عاشقِ رسول ابن عاشقِ رسول تھے، آپ کسی کے گھر تشریف لے گئے تو نلکے سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ نے کئی بار صاحب خانہ کو بولا یہ ٹھیک کروالو! وہ جی حضور کرتا رہا، لیکن ٹھیک نہ کروایا تو آپ کچھ دیر بعد اٹھ کر جانے لگے، اس نے کہا کیا ہوا حضرت؟ فرمایا! میں جارہا ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ میرے سامنے پانی ضائع ہو، آپ اسے ٹھیک نہیں کروا رہے، تو اس نے معافی مانگی اور فوراً اسے ٹھیک کروایا۔[2] مفتی اعظم پر قربان کہ انہوں نے اصلاح فرمائی، اولیائے کرام سے کب ممکن ہے کہ وہ کسی کی غیبت کریں! یہی بات اگر کوئی پیٹھ پیچھے کرتا کہ فلاں کے گھر کا تو نلکا بھی ٹپک رہا تھا، بار بار بولا سنتا ہی نہیں ہے، تو گھر والے کو برا لگ جاتا، بلکہ ممکن ہے کہ ضد میں آکر بات ہی نہ مانتا۔

تعلقات خراب ہونے کے ڈر سے اصلاح نہ کرنا کیسا؟

سُوال: طاقت ہونے کے باوجود محض اس ڈر سے کہ تعلقات خراب نہ ہو جائیں، لوگوں کو بُرائی سے نہ روکنا کیسا؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: اگر غالب گمان ہو کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بری بات سے باز آجائیں گے، تو امر بالمعروف واجب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ اس کی وجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہو گا آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی تو چھوڑنا افضل ہے اور اگر معلوم ہو کہ وہ اسے ماریں گے تو صبر کرلے گا اس صورت میں ان لوگوں کو برے کام سے منع

1 ...... لباب الاحیاء، الباب الرابع والعشرون فی آفات اللسان، الآفۃ الخامسۃ عشرۃ، ص۲۱۸۔ 2 ...... جہانِ مفتی اعظم، ص۲۵۶۔

کرے اور یہ شخص مجاہد ہے اور اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے،(1) جیسے ہم نماز روزے کی دعوت دیتے ہیں۔ بہر حال ہر صورت میں ڈنڈے کے زور پر کسی کی اصلاح کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ ہاں! دعا کریں کہ اللہ پاک برائی کرنے والے کو راہِ راست نصیب کرے! بعض لوگ اصلاح کرنا چاہتے ہیں لیکن اصلاح کرنا نہیں آتی، ان کو پہلے اصلاح کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے، اصلاح کرنے کے لئے ایک ہی اصول ہے کہ سامنے والے کی نفسیات کو پرکھنے کی صلاحیت ہو کہ کس سے کس طرح بات کی جائے، اگر کوئی ستّر یا اسّی سال کا بوڑھا گناہ کر رہا ہے، اس کو یوں سمجھائیں گے "ارے بڈھے تو اب بھی خدا سے نہیں ڈرتا قبر میں پاؤں لٹک گئے جہنم میں جانے والا کام کر رہا ہے، توبہ کر" تو اس کی اصلاح نہیں ہوگی، بلکہ خرابی ہوگی، لہٰذا درست طریقے سے سامنے والے کے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے اصلاح کی جائے۔ اہلِ علم حضرات یہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ عام آدمی وہ مسائل تو بتا سکتا ہے جو مشہور ہوں، مثلاً نماز پڑھا کرو! سب کو معلوم ہے کہ نماز فرض ہے، لیکن حسّاس مسائل علما ہی بتا سکتے ہیں۔ کسی مفتی صاحب نے بتایا تھا کہ ایک بار کوئی اسلامی بھائی ان کے پاس مسئلہ پوچھنے آئے اور سلام کیا تو انہوں نے جواب نہیں دیا یا اُن کو جواب کی آواز نہیں گئی، تو اسلامی بھائی نے مفتی صاحب کو سمجھانا شروع کر دیا کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، تو مفتی صاحب نے ان کو بتایا کہ سائل کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے!(2) لہٰذا حکمِ شریعت معلوم ہو جب ہی مسئلہ بتانا چاہیے۔

تسبیح مکمل ہونے سے پہلے امام صاحب دعا کروائیں تو کیا کریں؟

سُوال: نماز کے بعد ہماری تسبیح مکمل نہ ہو اور امام صاحب دعا شروع کروا دیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بعض لوگ دعا میں شامل ہونے کے لئے جلدی جلدی تسبیحات پڑھتے ہیں اس طرح غلط پڑھنے کا بہت زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! تسبیحات ہوں یا قرآن پاک، ایک ایک حرف کو درست مخارج سے پڑھنا ضروری ہے، غلط مخارج کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے کہ نہ پڑھیں! کیونکہ تسبیح فاطمہ پڑھنا نہ دعائے اوّل سے پہلے ضروری ہے نہ دعائے ثانی سے پہلے جو کہ مساجدِ اہلِ سُنَّت میں کروائی جاتی ہے، لہٰذا دونوں کام یعنی دعا اور تسبیح اکٹھے نہ کریں کہ اس طرح نہ دعا

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵، حصہ:۱۶۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۶۲، حصہ:۱۶۔

اطمینان سے ہو پائے گی نہ تسبیحات سکون سے پڑھ سکیں گے، بلکہ پہلے امام صاحب کے ساتھ اطمینان سے دعا میں شریک ہو جائیں، پھر تسبیح پڑھیں، یا پہلے تسبیح پڑھ لیں۔

نمازِ جمعہ کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

سُوال: جمعہ کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت ہی جمعہ کا وقت ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ اگر کسی نے نمازِ ظہر اتنی تاخیر سے پڑھی کہ عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کہہ لی پھر دورانِ نماز عصر کا وقت داخل ہو گیا تو ظہر کی فرض نماز ادا ہو گئ، سُنّتیں ساقط ہو جائیں گی، جبکہ نمازِ جمعہ فجر اور عیدین میں یہ ضروری ہے کہ وقت کے اندر سلام پھیرا جائے۔[1]

کیا وسوسے ایمان پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

سُوال: کیا وسوسے ایمان پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر واقعی وسوسہ ہے تو ایمان پر اثر انداز نہیں ہو گا۔[2]

عمامہ شریف کو پگڑی کہنا کیسا؟

سُوال: کچھ لوگ عمامے کو پگڑی کہتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: عمامہ کو پگڑی کہتے ہیں نیز اس کو پگ اور صافہ بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی نام ہیں۔ بہر حال توہین کی نیت

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳/۴۳۹۔

2 ...... مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کے صفحہ نمبر 423 پر ہے: ذہن میں کفریہ خیالات کا آنا اور انہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عَین ایمان کی علامت ہے کیونکہ کفریہ وساوِس شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لعین مردود چاہتا ہے کہ مسلمان سے ایمان کی دولت چھین لے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ سے روایت ہے، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں بعض صحابہ کِرام نے حاضِر ہو کر عرض کی: ہمیں ایسے خیالات آتے ہیں کہ جنہیں بیان کرنا ہم بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی جی ہاں! ارشاد فرمایا: یہ تو خالِص ایمان کی نشانی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الوسوسۃ فی الایمان ص ۷۴، حدیث: ۱۳۲) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: کفر کی بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زَبان سے بولنا بُرا جانتا ہو تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔ (بہارِ شریعت، ۲/۴۵۶، حصہ: ۹)

نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، ظاہر ہے کوئی مسلمان توہین کی نیت سے ایسا نہیں کہہ سکتا!

رمضان کی طاق رات کا خاص وظیفہ!

سُوال: طاق رات کا کوئی خاص عمل یا وظیفہ بتا دیجئے۔

جواب: لیلۃ القدر کو چھپا کر رکھا گیا ہے اور اس کے بارے میں فرمایا کہ اسے طاق راتوں میں تلاش کرو۔[1] سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو شبِ قدر کی یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (یعنی اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرما۔)[2] بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تو صحابیہ، مفتیہ، مجتہدہ، صالحہ تھیں! ہمارا حسنِ ظن ہے کہ اللہ کی رحمت سے انہیں شبِ قدر کا علم ہو جاتا ہو گا، لہٰذا انہیں شبِ قدر میں یہ دعا پڑھنے کی تعلیم فرمائی گئی، جبکہ ہمیں یقینی طور پر معلوم نہیں ہے کہ کون سی رات شبِ قدر ہے؟ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ طاق راتوں (اکیس، تیئیس، پچیس، ستائیس، انتیس) میں خوب عبادت کریں نیز ان راتوں میں کثرت سے شبِ قدر کی دعا پڑھیں جس کی سیدہ عائشہ کو تعلیم فرمائی گئی۔ مگر افسوس! ہم تو ایسے سُست اور غافل ہیں کہ شبِ قدر کا پتا چل جائے تو بھی کچھ نہ کریں! اللہ کریم ہمیں رمضان کی محبت نصیب فرمائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو الحسن عراقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شبِ قدر کے بارے میں اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو لیلۃ القدر 27 ویں رات کو ہو گی، اگر پہلا روزہ پیر کا ہوا تو 21 ویں شب لیلۃ القدر ہو گی، اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو 25 ویں شب، اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو 23 ویں شب اور جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو 29 ویں شب کو میں نے لیلۃ القدر پایا۔[3]

اعتکاف کی نیت اور وقت!

سُوال: میری زوجہ اعتکاف میں بیٹھنا چاہتی ہیں، اس کا وقت بیان فرما دیجئے کہ غروبِ آفتاب سے کتنی دیر پہلے بیٹھنا ہے

---

1 ......بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر... الخ، ۱/۶۶۱، حدیث: ۲۰۱۷۔

2 ......ترمذی، کتاب الدعوات، ۵/۳۰۶، حدیث: ۳۵۲۴۔

3 ......نزھۃ المجالس، باب فضل رمضان... الخ، فصل فی لیلۃ القدر و بیان فضلھا، ۱/۲۲۳۔

اور کیا نیت کرنی ہے؟ نیز کیا اعتکاف کی نیت کر لینے کے بعد نفل پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: اعتکاف کا وقت یہ ہے کہ سورج غروب ہوتے وقت اسلامی بھائی مسجد میں اور اسلامی بہن مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کے لیے مقرر کی گئی جگہ) میں اعتکاف کی نیت کے ساتھ موجود ہو، سورج غروب ہوتے ہی اعتکاف شروع ہو جائے گا۔[1] غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف میں بیٹھ جانا ضروری نہیں، نہ اعتکاف کے لئے نفل پڑھنا شرط ہے، محض نیت ہی کافی ہے کہ میں رمضان کے آخری عشرہ کے سُنَّت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں! نیت میں زبان سے کہنا بھی شرط نہیں، بلکہ دل میں نیت ہونا کافی ہے اور عموماً دل میں یہ نیت ہوتی ہے، کیونکہ سُنَّت اعتکاف سال میں ایک بار ہی ہوتا ہے۔

کیا یومِ عرس کے علاوہ ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

سُوال: 21 رمضان المبارک مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا یومِ شہادت ہے۔ کیا اسی دن ایصالِ ثواب کرنا ضروری ہے یا دوسرے دن بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: پورا سال ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، البتہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ خاص وصال والے دن ایصالِ ثواب کر کے عرس منایا جائے جو بالکل جائز اور ثواب کا باعث ہے، لہٰذا اس دن خصوصیت کے ساتھ ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	تعلقات خراب ہونے کے ڈر سے اصلاح نہ کرنا کیسا؟	5
جادو ٹونے کی حیثیت!	1	تسبیح مکمل ہونے سے پہلے امام صاحب دعا کروائیں تو کیا کریں؟	6
جادو سے حفاظت کا نسخہ!	2	نمازِ جمعہ کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟	7
امیرِ اہلِ سُنَّت کا پسندیدہ تحفہ!	2	کیا وسوسے ایمان پر اثر انداز ہوتے ہیں؟	7
کیا جھوٹے شخص کی سچی بات کا اعتبار نہ کرنا بدگمانی ہے؟	3	عمامہ شریف کو پگڑی کہنا کیسا؟	7
مطالعہ وغیرہ کے لئے وقت کیسے نکالیں؟	3	رمضان کی طاق رات کا خاص وظیفہ!	8
نمازِ فجر میں کتنی تاخیر مستحب ہے؟	4	اعتکاف کی نیت اور وقت!	8
بُری باتوں کی عادت سے کیسے جان چھڑائیں؟	4	کیا یومِ عرس کے علاوہ ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟	9
غیبت کیا ہے؟	4	ماخذ و مراجع	10

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۲۱، حصہ:۵ ماخوذاً۔

ماخذومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
تفسیر خازن	علامہ علاءالدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃالمیمنیہ مصر۱۳۱۷ھ
تفسیر قرطبی	علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
درمختار	علاءالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
لباب الاحیاء	ابوحامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالبیروت
نزھۃ المجالس	علامہ عبدالرحمن الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃالمدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جہانِ مفتی اعظم	مرتبین	رضا اکیڈمی ممبئی
کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net